السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محمد بشیر بذریعہ ای میل سوال کرتے ہیں کہ فرقہ بازی کیا ہے؟جسے اللہ تعالیٰ نے معیوب قرار دیا ہے، حکومت اور عوام الناس بھی اس کی مذمت کرتے ہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اہل تفرق کے متعلق ارشاد باری تعالی ہے: "جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور خود فرقوں میں بٹ گئے، ان سے آپ کو کچھ سروکار نہیں ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔(الانعام/6: 159)

فرقہ بازی ایک ایسی لعنت اور باعث مذمت ہے جو ملت کی وحدت کو پارہ پارہ کر کے رکھ دیتی ہے جن لوگوں میں یہ عادت بدپائی جاتی ہے ان کی ساکھ اور عزت دنیا کی نظروں سے گرجاتی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرقہ بندی کو اپنے عذاب کی ایک شکل قرار دیا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''آپ ان سے کہہ دیجیے! اللہ اس بات پر قادر ہے کہ وہ تم پر تمہارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے کوئی عذاب مسلط کردے یا تمہیں گروہوں میں تقسیم کر کے ایک فرقے کو دوسرے سے لڑائی کا مزا چکھا دے۔'' (الانعام/6: 159)

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت بالا میں ذکر کردہ تمام قسم کے عذابوں سے اللہ کی پناہ مانگی اور دعا کی کہ میری امت پر اس قسم کے عذاب نہ آئیں، چنانچہ پہلی اور دوسری قسم کے عذابوں کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول ہوگئی مگر تیسری قسم کے عذاب جو فرقہ بندی سے متعلق ہے دعا قبول نہ ہوئی بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عذاب کو پہلے دونوں عذابوں کی نسبت آسان قرار دیا ہے۔(صحیح بخاری تفسیر 4628)

اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلی دو قسم کا عذاب اس امت کے کلی استیصال کے لئے نہیں آئے گا، البتہ جزوی طور پر آسکتا ہے، رہا تیسری قسم کا عذاب تو وہ اس امت میں موجود ہے جس نے ملت اسلامیہ کی وحدت کو پارہ پارہ کر کے مسلمانوں کو ایک مغلوب قوم بنا رکھا ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور پیشین گوئی فرمایا تھا: "بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہوگئے جبکہ میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، ایک گروہ کے علاوہ سب فرقے جہنم کا ایندھن ہوں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنھم نے عرض کیا کہ نجات یافتہ کون ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اس راہ پر چلیں گے جس پر میں اور میرے اصحاب ہیں۔(جامع ترمذی: الایمان 2641)

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معیار کی نشاندہی فرمادی ہے جو قیامت کے دن اس کے عذاب سے نجات کا باعث ہوگا۔ قرآن پاک میں اسے صراط مستقیم اور سبیل المؤمنین کے نام سے یاد کیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر فرقہ بازوں کو مشرکین کے لفظ سے ذکر کیا ہے، ارشاد باری تعالی ہے: ''اور ان مشرکین سے نہ ہوجاؤ جنہوں نے اپنا دین الگ کرلیا اور گروہوں میں بٹ گئے، ہر گروہ کے پاس جو کچھ ہے وہ اسی میں مگن ہے۔'' (الروم/30: 32)

اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر مذہبی یا سیاسی فرقہ کا آغاز بدعی عقیدہ یا بدعی عمل سے ہوتا ہے، مثلاً کسی رسول یا بزرگ کو اس کے اصلی مقام سے اٹھا کر اللہ کی صفات میں شریک بنا دینا یہی وہ غلوفی الدین ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے، پھر یہ فرقہ بازی عموماً دو قسم کی ہوتی ہے۔

ایک مذہبی جیسے کسی امام کی تقلید میں بایں طور انتہا پسندی سے کام لینا کہ اس امام کو منصب رسالت پر بٹھا دینا گویا وہ معصوم عن الخطا ہے یا کسی معمولی اختلاف کو کفر واسلام کی بنیاد قرار دینا یا کسی اہم اختلاف کو باہمی رواداری کے خلاف خیال کرنا وغیرہ۔

دوسری سیاسی جیسے علاقائی، قومی، لسانی بنیادوں پر لوگوں کو تقسیم کرنا۔ درج ذیل عقائد اس فرقہ بازی کی زد میں آتے ہیں۔

اللہ کے بجائے عوام کی بالادستی اور انہیں طاقت کا سرچشمہ قرار دینا۔(1)

اللہ کی ذات اور انبیاء علیہم السلام کے معجزات کا انکار۔(2)

کچھ ائمہ کو معصوم اور مامون قرار دینا۔(3)

الغرض جتنے بھی فرقے ہیں خواہ مذہبی ہوں یا سیاسی، ان کا کوئی عقیدہ یا عمل ضرور کتاب وسنت کے خلاف ہوگا۔ بدعی عمل کا تعلق سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برعکس ہوتا ہے یعنی کسی سنت کو دیدہ دانستہ نظر انداز کر دینا یا کسی نئے کام کو ثواب کی نیت سے شروع کر دینا وغیرہ، اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ دین میں پہلے کمی رہ گئی تھی جو اس ترمیم یا اضافہ سے پوری کی جا رہی ہے(اعاذنا اللہ منہ)

اگر مزید غور کیا جائے تو گروہ بندی کی تہ میں دو ہی اغراض پوشیدہ ہوتی ہیں، ایک مال کی محبت، دوسرے اقتدار کی چاہت۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہ بکریوں کے کسی ریوڑ میں دو بھوکے بھیڑیے اتنی تباہی نہیں مچاتے جتنا مال کی محبت اور منصب کی چاہت کسی کے ایمان کو برباد کرتی ہیں۔ (جامع ترمذی، الزہد: 2376)

اس فرقہ بندی سے محفوظ رہنے کا صرف یہی طریقہ ہے کہ قرآن اور صحیح احادیث کے مطابق زندگی بسر کی جائے اور اس سلسلہ میں دائیں بائیں جھانکنے سے اجتناب کیا جاسکے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد: 1 صفحہ: 34